

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نورافشان

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔اے
۱۸ وارث روڈ ۔ لاہور } ایڈیٹر

پادری غلام مسیح صاحب
میکلوڈ روڈ ۔ لاہور } اسسٹنٹ رخصت پر

پادری ایچ۔ای دائلی صاحب
ایس۔ٹی۔ایم۔ایمپرس روڈ۔لاہور } مینیجر

جلہ خط وکتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نورافشاں ہونا چاہیے۔ تمام مضامین واشتہارات براہِ انہ اج کاغذ کے ایک طرف تحریر کرکے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۳۶

مسدّسِ منّت

گذشتہ سے پیوستہ

پس کل کی فکر کرکے نہ بیکل ہو آج تم — رنجیدہ دل ہو اور نہ غمگیں مزاج تم
عارض نہ ہونے دو مرض لاعلاج تم — رکھو تو رکھو آج ہی کی احتیاج تم
کل کی کریگا فکر وہ محتاج کے لئے
دکھ تجھکو ہے تو بس ہے فقط آج کیلئے

اوروں کی عیب جوئی میں تو کیوں ہو مبتلا — تیری بھی عیب جوئی میں کیوں ہو نہ دوسرا
تیرا جو دل ہے عیب کے سننے میں لُطف نا — تیرا بھی عیب سننے میں ہے اوروں کو مزا
جس ناپ سے تو کرتا ہے پیمایش اور کی
تیری بھی ٹھیک ہوگی اسی طرز و طور کی

پاکیزہ چیزیں کتوں کے آگے نہ ڈالئے — ناحق شناس قدر بڑے ہیں یہ جانئے
نفسانیت سرشت بہت ہم نے پالئے — روحانیت کو فکر ہے ان کی کرٹالئے
چیخیں نہ کیوں یہ روح کے شاغل کے سامنے
کُتّے ہیں بھونکتے مہِ کامل کے سامنے

موتی تمہارے لیکے خنازیر کیا کریں — بے آبرو ہیں ان کی وہ توقیر کیا کریں
پامال کرنے کے سوا تدبیر کیا کریں — پھاڑیں نہ تنگ پیروں سے بے پیر کیا کریں
دھونا سُور کا میل ہیں پھر جائیگا ضرور
کیچڑ ملے تو اُس میں وہ گر جائیگا ضرور

بھائی کی آنکھ میں تو ہے تنکا بھی تجھکو بار — چبھتا ہے تیری آنکھوں میں مانند نوکِ خار
اور اپنی آنکھ سے نہیں تل بھر بھی ہوشیار — شہتیر جس میں ہے تو ہو تنکوں کا کیا شمار
شہتیر پہلے اپنا نکال اپنی آنکھ سے
تنکا نکال سکتا ہے تب اُسکی آنکھ سے

مانگو جو تم تو تم کو دیا جائیگا ضرور — عادی جو مانگنے کا ہے وہ پائیگا ضرور
جو جس کو ڈھونڈھتا ہے وہ ہاتھ آئیگا ضرور — اور نخل جستجو کا ثمر لائیگا ضرور
کھلتا ہے اُس کے واسطے جو کھٹکھٹاتا ہے
کُھلتا ہے اُس کے واسطے وہ اندر آتا ہے

نادان تم میں کون ہے ایسا بیاں ہو — طالب ہو اُس سے روٹی کا جب بچے کی بیش
وہ سنگدل اُٹھا کے کوئی پارۂ حجر — دے اُسکے ہاتھ میں نہیں ایسا کوئی بشر
یا سانپ اُس کے ہاتھ میں مچھلی کی جا دھرے
ہو کر خراب بھی تو نہ ایسا کوئی کرے

اے سامعین ہو کے بُرے باپ سربسر — دیتے ہو اچھی چیزیں تم اولاد کو اگر
تو مہربان باپ جو ہے آسمان پر — اچھی سے اچھی چیزیں تمہیں دیگا کرکے قدر
پس جیسا چاہتے ہو کریں تم سے آدمی
تم بھی بس اُن کے ساتھ کرو جاکے ویسے ہی

دروازہ ایک تنگ ہے سکڑی ایک راہ — کم آنکھیں ہیں جو اُسکی طرف کرتی ہیں نگاہ
لیکن جو تم کو ہو ابدی زندگی کی چاہ — داخل ہو اُس میں تھوڑے ہو جاتے دوا اختتاہ
پھاٹک جو ہے کشادہ بہت اس میں آتے ہیں
لیکن ہلاکت آبدی میں جاتے ہیں

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں ایوب ۴۲: ۵، ۶

مثنویِ صبرِ ایوبؑ

منظومہ جناب کیدار ناتھ صاحب بنت سکینہ گمزاچوری

تمہید

اے صبر بتا کہ میں ہوں بیچین
کیوں تجھ میں ہے اجتماعِ ضدین
تلخی ترے شجر میں کیوں ہے
شیرینی ترے ثمر میں کیوں ہے
صورت دیکھے تو آنکھ پھوڑ کے
سیرت جچے دل میں جڑ پکڑ کے
پہنچے چھری بن کے استخواں تک
کٹنے نہ دے رگ جو آئے جاں تک
آغاز میں قہر ہے بلا ہے
انجام میں مہر ہے بھلا ہے
پامردی سے ہاتھ اگر بڑھائے
پہلے تو بگاڑے پھر بنائے
کرتا ہے یہ مثل سب پہ عاید
دیر آید و بہم درست آید
جا پہنچے سخت آزمایشوں میں
نامی بھی کرے نمایشوں میں
عشاق کے دل میں جا ہے تیری
معشوقوں میں طرز ادا ہے تیری

آساں نہیں تجھکو منہ لگانا
لوہے کے چنوں کا ہے چبانا
کب عہدہ برائی تجھ سے پائے
دانتوں نہ پسینہ جب تک آئے
تیرا دم آشنائی بھرنا
پایاب ہے بحرِ ژرف اترنا
کل خواہشوں پہ جو جبر کرلے
سل صبر کی سینہ پر وہ دھرلے
ہو درد مگر آہ نہ نکلے
نکلے تو واہ واہ نکلے
ہو جبر میں شکر سے شکر لب
اور شربتِ حمد سے ہوں تر لب
راضی برضا ہو تا دمِ مرگ
اے صبر یہ تیرے سبز ہیں برگ
پانی کے بھی ڈھیٹو سے گزریں
گزریں اسی رہگزر سے گزریں
مضموں ہو اوق نہ ہوں ہراساں
مشکل ہی نہ ہو تو کیا ہو آساں

مناجات بحضورِ قاضی الحاجات

اے صبر عطائے ایوب
کر میری رضا رضائے ایوب
گو بندہ کو بندگی ہے لازم
عظمت سے تری ہو تو بھی عازم
مطبوعِ طبیع ہو تیری طاعت
کر مجھکو مطیع ہر اطاعت
صادق بندہ مجھے لقب دے
آداب کے داب سے ادب دے
اول تو پڑوں نہ امتحاں میں
پڑ جاؤں تو امن دے اماں میں
دکھ درد بلائے ناگہانی
پاس آئے تو کر تو پاسبانی
افتاد اگر پڑے اٹھاتا
گرتے ہوئے کو اٹھانے آتا
راضی رہوں (پاس ہوں کہ ہیں دور)
ممنون بھلے میں برے میں مشکور
تنگی میں ہوں خوش فراخی میں شاد
تشویش کی قید سے رکھ آزاد

ایوب کی سرگذشتِ معلوم
ناظم تو بنے تو کر دوں منظوم
ہے اس سے مگر یہ شرط مشروط
ہو روح کے ربط سے وہ مربوط
ہو خامہ کو نطق کی رسائی
اور پائے سیاہی روشنائی
خورشید ورق دے بھر کاغذ
مضموں کا ہو مہر مطلع ماخذ
الفاظ ہوں مہ نقاط انجم
ہو مردم چشم چشم مردم
ایوب کے صبر پہ نہ صبر آئے
مصلوب کا صبر یاد آجائے
عابد کرے صبر اس کا حق ہے
معبود کے صبر میں سبق ہے

آغاز اب آگے داستاں ہے
اور دوستوں کا بھی گلہ بیاں ہے

آغازِ داستان اور حسدِ شیطان

تھا عوض جو سرزمیں پہ نامی
آسامی تھے اس کے سب گرامی
ایوب تھا ایسے اس وطن میں
گل جیسے شگفتہ ہو چمن میں
دانائی میں ہوشیار تھا وہ
اس دنیا میں دیندار تھا وہ

صادق وہ بندۂ خدا تھا
سچا جو بندۂ خدا تھا
بے نقص عبودیت میں کامل
راستی پہ عمل رضا پہ عامل
دولت گرد اس کی گھومتی تھی
یہ لکشمی پاؤں چومتی تھی

نور افشاں

مطبوعہ ۹ ستمبر ۱۹۲۶ء

حضرت آدم کا خاندان

گذشتہ سے پیوستہ

کیا فی الحقیقت ان سات کروڑ ہندوستانیوں کے لئے فقط یہی وجہ معاش ہے کہ جھاڑو دیں میلا اُٹھائیں اور مُردار کھائیں؟ کیا یہ ہندی الاصل اور ہند کے حقیقی فرزند اور مالکانِ مُلک میں سے نہیں ہیں؟ ان کی اِس پست حالی و ناگفتہ بہ رذالت کی کیا وجہ ہو؟

اِس کی وجہ اور اس کا موجب مختصراً فقط ایک ہی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان کے باقی اٹھائیس کروڑ باشندوں نے اپنی خودغرضی وخودپسندی کے باعث اپنے ظلم وغضب سے اپنے ان مظلوم بھائیوں کے لئے جھاڑو میلے اور مُردار کے سوا کچھ نہیں چھوڑا۔ اگرچہ یہ ہندوستان کے قدیم باشندے اور حقیقی مالک ہیں توبھی نہ ان کے لئے نہ رہنے کو اپنے گھر ہیں اور نہ کاشتکاری کو زمین ہے۔ ان بے چاروں کی مصیبت وبدحالی کا بیان قصۂ دراز ہے۔ یہ اپنے وطن ہی میں غریب الوطن اور اپنے اہلِ وطن کے ظلم وستم سے بے خانماں ہیں۔

ان بیکسوں کی حالتِ زار کا صحیح تصور اور اُس کا علاج اہلِ ہند کے اعلےٰ طبقات یعنی ہندو ومسلم اور سکھوں کے فرائضِ اولین میں سے ہے کیونکہ یہ مسکین اُن کے ہموطن بھائی ہیں اور اُن ہی کے ہاتھوں ذلت ورذالت کے اسفل میں پہنچے ہیں۔

اس زمانہ میں ہندو ومسلم اصحاب اپنے حقوق کی طلب ونگہداشت میں مال وجان قربان کر رہے ہیں اور اپنے حفظِ ناموس کے لئے مردانہ غیرت وحمیت کے اظہار میں حدِ اعتدال سے تھوڑا تک تجاوز کر گئے ہیں۔ کیا اُن کو کبھی یہ خیال نہیں آتا کہ جو حقوق وہ اپنے لئے طلب کرتے ہیں اور جن آزادی وحریت کے لئے لڑتے مرتے ہیں وہ اُن کے ان سات کروڑ اچھوت بھائیوں کا بھی حق ہے یا نہیں؟

آجکل مسلم اخبار اس بات کا چرچا کر رہے ہیں کہ جس طرح ہندو اُن کا چھوا کھانے پینے سے پرہیز کرتے ہیں اُسی طرح مسلم بھی ہندوؤں سے پرہیز کریں تاکہ اُن کو خودبینی اور چھوت چھات کی مذموم رسم کی قباحت محسوس ہو۔ بے شک اگر ہندو کسی اور طرح سے چھوت کی قباحت کو نہ سمجھیں تو شاید اہلِ اسلام کی مذکورہ بالا تدبیر کسی حد تک کارگر ہو لیکن کیا مُسلم اصحاب نے بھی ہنود کی دیکھا دیکھی خود یہی روش اختیار نہیں کر رکھی؟ کیا وہ خود اپنے سات کروڑ ہموطن بھائیوں سے وہی سلوک نہیں کرتے جو ہنود خود اُن سے کرتے ہیں؟ اگر اہلِ اسلام چھوت کو قبیح ومذموم سمجھتے ہیں تو مناسب ہے کہ فی الفور خود اس سے دست بردار ہوں اور اپنے اچھوت بھائیوں سے چھوت کو ترک کر کے اپنے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت اور اپنے دعوےٰ کی دلیل پیش کریں۔ آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگراں مپسند۔

اگر ہندی مسلمان اپنے سات کروڑ ہموطن اچھوت بھائیوں سے چھوت کو قطعاً ترک کر کے اُن سے برادرانہ مواسات وموالات کا رشتہ قائم کریں تو ہنود پر ضرور اس کا فوری اثر پڑیگا اور وہ بھی اُن سے مصافحہ ومعانقہ کو تیار ہوجائینگے۔

ان سات کروڑ مفلوک الحال ہندو یا مسلم بنانے کی کوشش کرنے سے پیشتر ہندو ومسلم اصحاب پر واجب ہے کہ اُن کی موجودہ حیثیت کو تسلیم کریں، یعنی اُن کو دیگر بنی آدم کی مانند انسانی حیثیت میں اپنے برابر سمجھیں اور اُن کے رنج وراحت میں شریک ہوں کیونکہ بقولِ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ وہ بلحاظ اصل ونسل دیگر باشندگان ہند سے کم نہیں

بنی آدم اعضای یکدیگرند\
کہ در آفرینش زیک جوہرند\
چو عضوے بدرد آورد روزگار\
دگر عضوہا را نماند قرار\
تو کز محنتِ دیگراں بیغمی\
نشاید کہ نامت نہند آدمی

جب ہندو ومسلم اصحاب انسانیت کی اِس عام اخلاقی منزل کو طے کرینگے تو پھر دین ومذہب کی اشاعت وتبلیغ کا موزون ومناسب موقع ہوگا۔

اگر ہم اپنے بھائیوں سے بدسلوکی کریں۔ اُن کو حقیر جانیں۔ اُن کو ایسے ناپاک سمجھیں کہ اُن کے سایہ تلے آنے سے بھی ہم کو غسل وطہارت کی ضرورت ہو اور باایں ہمہ اپنے آپ کو عالی نسب ورفیع الحسب اور دیندار قرار دیں اور جس دین ومذہب نے ہم کو کچھ فائدہ نہیں پہنچایا اُس کی تبلیغ کریں تو نتیجہ یہی ہوگا کہ

"عالمے گفت باشد وبس\
چوں بگوید بگیرد اندر کس"

لیکن اگر ہم میں انصاف ہو اور ہمارے اخلاق عام انسانی معیار سے گرے ہوئے نہ ہوں تو ہم ضرور ان سات کروڑ کے اُن تمام حقوق وبرکاتِ زندگی کے آرزومند ہونگے جن کے ہم اپنے لئے طلبگار ہیں۔ جس تعلیم وتربیت کی ہندو مسلم افراد کو ضرورت ہے اس سے یہ اچھوت گروہ کسی طرح سے مستغنی نہیں۔ پس یا تو ہندو مسلم مکاتب ومدارس ان کے لئے کشادہ ہوں یا اسی پیرایہ وپایہ کی درسگاہیں ان کے لئے قائم کی جائیں تاکہ جتنی جلدی ہو سکے یہ جماعت کثیر وجمِ غفیر ہندی قوم وبرادری میں بحال ہو کر اہلِ ہند کی جمعیت واہمیت میں اضافہ کا باعث ہو۔

بمبئی ۳ ستمبر۔ ضلع بمبئی کے فوجیوں نے گجرات کے مصیبت زدوں کے لئے ۱۸ ہزار روپیہ چندہ جمع کیا ہے۔

(زمیندار)

وفات

گر پیر نود سالہ بمیرد عجبے نیست
این ماتم سخت است کہ گویند جوان مُرد

ہم نے دلی درد سے اس خبر وحشت اثر کو سنا اور سخت رنج والم کے ساتھ اسے شائع کرتے ہیں کہ مسز ٹامسن صاحبہ ہمارے عزیز دوست وہم خدمت مسٹر سی۔ ڈی ٹامسن صاحب پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی کی عزیز زوجہ لنڈور پہاڑ پر ۱۹ اگست کو اس دار ناپائدار سے کوچ کر گئیں۔ آپ بزرگ ڈاکٹر جے۔ سے۔ نوکس صاحب کی صاحبزادی اور ڈاکٹر اے۔ ڈی نوکس صاحب پرنسپل فورمن کرسچن کالج لاہور کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ کی بیماری وغیرہ کے متعلق ہم کو اب تک کوئی خبر نہیں ملی لہذا باقی حالات پھر شائع کئے جائینگے۔

ہماری دعا ہو کہ خدا آپ کے عزیز بیٹوں کا خاص طور سے محافظ ونگہبان ہو اور آپ کے مہجور شوہر اور والدین وبھائی بہنوں کو تسلی وصبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

صبرِ ایُّوب منظوم

ناظرین نور افشاں کے لئے عموماً اور مسیحی کلیسیای ہند کے لئے خصوصاً یہ خبر نہایت فرحت افزا ثابت ہوگی کہ جناب کیدار ناتھ صاحب منت نے صحیفۂ ایُّوب کو نظم کرنا شروع کردیا ہے بلکہ شروع کے چند باب بطرزِ گلزار نسیم نظم کرکے ہمارے پاس بھیج بھی دئے ہیں۔ چنانچہ اسی نمبر کے صفحہ ۷ پر اس کے اندراج کا آغاز بھی کردیا گیا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین مطالعہ سے محظوظ ہونگے۔

جناب منت صاحب کہنہ مشق مسیحی شاعر ہیں۔ آپ کا کلام نہایت موزوں وبرجستہ ہوتا ہے۔ آپ کے اشعار میں ملاحت وسوز کافی ہے لیکن شاعرانہ تعلّی و وقاحت نام کو نہیں۔ آپ واقعات کو نہایت متانت وفصاحت سے بیان کرتے ہیں اور بعید الفہم اشعار دں میں نہیں اُلجھتے۔ ہم کو آپ کی تعریف میں اطناب سے غرض نہیں۔ ناظرین ان کے کلام کو مطالعہ کرکے خود اندازہ لگالیں کیونکہ "مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید"۔

منت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ غالباً ایک دو ماہ کے عرصہ میں آپ تمام کتابِ ایوب کی نظم سے فارغ ہوجائینگے اور ہمارا ارادہ ہے کہ جب یہ تمام نظم نور افشاں میں شائع ہوچکے تو اس کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کیا جائے۔

روس کی جون آف آرک

جنگ عظیم میں روسی رسالہ پاولوگریڈ کا ایک لفٹنٹ جس کا نام زرسکا رچیکو تھا لڑائی میں زخمی ہوکر ہسپتال داخل ہوا تو یہ حیرت انگیز انکشاف ہوا کہ مجروح ایک عورت ہے جو عرصہ سے مردانہ سوار سپاہیانہ کرتب دکھلا رہی ہے اور اس کے رفقا بھی اُسے شناخت نہیں کرسکے۔ بھید کھلنے پر اُس نے خود بھی تسلیم کیا اور کہا کہ میں زرسکارچیکو نامی کسی نوجوان رنگروٹ کے کاغذات چرا کر پلٹن میں داخل ہوگئی تھی۔

یہ لڑکی زار روس کے ایک جرنیل کی بیٹی تھی۔ اسکا اصلی نام الزبتھ شٹرا تھا۔ ۲۰ سال کی عمر میں روسی صلیب احمر میں داخل ہوئی تھی لیکن اپنے دلی ارادہ کی اطلاع دینے کے بغیر یکایک غائب ہوگئی۔ دنیا اسکو مفقود الخبر یا مردہ سمجھ کر اس کو فراموش کرچکی تھی کہ یکایک لفٹنٹ زرسکارچیکو نے اس عقدہ کو حل کرکے اس کی یاد رفتہ کو تازہ کردیا۔ جنگ عظیم نے ملک کا نقشہ بدل دیا۔ زار روس کے ایوان حکومت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔ اس کے خاندان کا بچہ بچہ صفحۂ ہستی سے مٹ گیا۔ بولشویک حکومت نے جمہوریت روس کی بنیاد قائم کی تو اس جون آف آرک نے جذبۂ وفا کے اظہار کے لئے جمہوریت کی بجائے شخصی حکومت کی طرفداری پر کمر ہمت باندھ لی اور بولشویکوں کے خلاف جنرل زنگل کی افواج میں داخل ہوگئی اور مردوں کے پہلو بہ پہلو لڑتی رہی۔ اس کے کارہائے نمایاں کے متعلق زیادہ حالات تو معلوم نہیں ہوسکے البتہ ایک موقعہ پر وہ تن تنہا ایک قوی ہیکل بلغاری سپاہی کو گرفتار کرکے اپنے کیمپ میں لے گئی تھی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معمولی درجہ کے بہادروں سے اس کا رتبہ بہت زیادہ تھا۔ کچھ عرصہ کے لئے روس سے پیرس چل گئی تھی لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ صوبہ المونسک میں تین باغیوں نے اودہم مچا رکھی تھی۔ ان کی گرفتاری کے لئے سرخ پوشوں کا ایک دستہ تعینات کیا گیا جس کی باغیوں سے مٹ بھیڑ ہوگئی۔ بہت سے روسی کھیت رہے لیکن باغیوں کو بھی انہوں نے قتل کر ڈالا۔ ان باغیوں کی سردار یہی خاتون ہوگئی تھی جو اپنی وفاشعاری کے ثبوت میں آخری وقت لڑتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہوئی (زمیندار)

خدا کا کلام وید ہے یا قرآن؛

جبلپور ۲ ستمبر۔ آئندہ شنبہ کے دن یہاں ایک زبردست مذہبی مناظرہ ہونا قرار پایا ہے۔ حضرت علامہ بابا خلیل داس چترویدی مسلمانوں کی طرف سے اور پنڈت دھرم بھکشو لکھنوی آریہ سماج کی طرف سے مناظر ہونگے۔ مضمون زیر بحث یہ ہے کہ آیا وید الہامی ہیں یا قرآن شریف؟ طے شدہ شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہزیمت خوردہ مناظر اپنے مدمقابل کا مذہب قبول کرے۔ حضرت علامہ خلیل داس کی نسبت مشہور ہے کہ انہیں چاروں ویدوں پر عبور حاصل ہے اور اسی لئے اُن کا لقب چترویدی یعنی چاروں ویدوں کا جاننے والا ہے۔ اس مناظرے میں شرکت ہونے کے لئے پنڈت رام چندر دہلوی اور پنڈت ایودھیا پرشاد دیناج پوری کو بھی دعوت دی گئی۔

بحث کے نتیجے کا فیصلہ سنانے کے لئے پانچ حضرات بطور منصف مقرر کئے گئے ہیں۔

دفری پریس آف انڈیا

امرتسر میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے دو صد ممبران کا جو جلسہ ہوا اس میں بعض شرکا نے حلف لئے کہ ہندو مسلم سکھ اتحاد کے لئے وہ اتحاد کمیٹی کے ساتھ مل کر کام کرینگے۔

لاہور میونسپل کمیٹی کے نامزد ممبران کے ناموں کا اعلان ہو گیا۔ تین عیسائی۔ پانچ مسلمان اور پانچ ہندو ممبران نامزد کئے گئے۔ میونسپل ممبران کی کل تعداد ۴۹ ہے

فیروزپور کے ایک میونسپل کمشنر میاں محمد مراد اور ان کے دو ساتھیوں کو ایک عورت کے اغوا کے جرم میں پانچ پانچ سال کی سزای قید ہوئی ہے۔

لودھیانہ کے خلافتی مولوی حبیب الرحمن کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ایک سال کے لئے حفظ امن کی پچاس ہزار کی ضمانت مانگی گئی۔ ضمانت نہ ملنے پر ملزم کو جیل بھیج دیا گیا۔

خالصہ سیوک جتھہ پشاور نے ۲۴ اگست کے جلسہ میں گورو گوبند سنگھ جی کی توہین کے خلاف پروٹسٹ کرتے ہوئے گورنمنٹ سے لایٹ کے خلاف مقدمہ چلانے کی درخواست کی ہے۔ (پرکاش)

بحری ڈاکوؤں کے گھروں پر گولہ باری

ہانگ کانگ ۵ ستمبر۔ برطانیہ کے جنگی جہازوں نے خلیج بیاس پر چھاپہ مارا اور بحری ڈاکوؤں کو ایسا سبق دیا ہے جسے وہ مدت تک یاد رکھیں گے۔ اس مہم میں سیکالا مانتھ اور موہین نے حصہ لیا اور گولہ باری سے قبل ٹے ینگصو اور شیکی کے باشندوں کو یہ مقامات خالی کر دینے کے لئے اطلاع دے دی۔ ملاحوں نے ٹے ینگصو کے ساحلی مکانات جلا دیئے اور شیکی پر اٹھارہ گولے پھینکے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ چینیوں کا کوئی نقصان نہیں ہوا۔

موتیوں کی بارش

مدراس ۵ ستمبر۔ مدراس میل کا مقالہ نگار سکندرآباد سے اطلاع دیتا ہے کہ گٹ گیبر ریلوے سٹیشن کے قریب جو سکندرآباد سے چودہ میل کے فاصلہ پر ہے موتیوں کی بارش ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ اگلے دن زبردست بارش کے بعد اس میدان میں خوبصورت موتیوں کی تہ جمی ہوئی پائی گئی۔ ان موتیوں کا حجم رائی کے دانے سے لیکر جنگلی بیر تک تھا۔ خلق خدا کے انبوہ کے انبوہ پیدل و بائیسکلوں اور موٹروں پر سوار ہو کر اس آسمانی نعمت کو اکٹھا کرنے کے لئے میدان میں پہنچ گئے۔ سرکار نظام کے محکمہ پولیس نے اس قدرتی منظر کی تحقیق و تفتیش کے لئے برقنداز روانہ کئے۔ معلوم ہوا کہ موتی کسی کیڑے کے انڈے ہیں ان کی ظاہرا صورت ہو بہو سچے موتیوں جیسی ہے۔ لیکن وہ خفیف سے دباؤ سے پارہ پارہ ہو جاتے ہیں

پٹیالہ میں عظیم الشان دنگل

پٹیالہ ۹ ستمبر۔ پٹیالہ میں صنعتی اور زراعتی نمائش کا افتتاح ۷ اکتوبر کو ہوگا۔ اسی دن امام بخش اور فیروز گونگے کا دنگل بھی کرایا جائیگا۔

نمائش کی مجلس منتظمہ نے دنگل کا ٹھیکہ لینے والوں سے ٹینڈر طلب کئے ہیں گذشتہ سال انہی دو پہلوانوں کی کشتی تیس اور چالیس ہزار تماشائیوں کے مجمع میں ہوئی۔ توقع ہے کہ اس سال تماشائیوں کی تعداد اور بھی زیادہ ہوگی۔ گھوڑدوڑ کے میدان میں اکھاڑہ کی تعمیر کا کام جاری ہے۔

سٹیشن ماسٹر کی ناک اور گارڈ کا مکا

حیدرآباد سندھ ۳ ستمبر۔ اطلاع ملی ہے کہ کسی مال گاڑی کا گارڈ کسی فقیر کو اپنی بریک میں بٹھا کر لے جانا چاہتا تھا۔ شکارپور کے سٹیشن ماسٹر نے اسے منع کیا اور پولیس کنسٹبل کو حکم دیا کہ فقیر گاڑی سے نیچے اتار دیا جائے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گارڈ نے غصے کی حالت میں سٹیشن ماسٹر کی ناک پر ایک مکا رسید کیا۔ سٹیشن ماسٹر چکرا کر نیچے گر گیا اور ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

کرہ ارض کا ہوائی طواف

الہ آباد ۹ ستمبر۔ طیارہ ڈیزرٹ جس پر امریکن ہوا باز براک اور وسٹل سوار ہیں اور جو گذشتہ شب کو نیو فاؤنڈلینڈ سے کرہ ارض کے گرد طواف کرنے کے ارادہ سے چلا تھا۔ لندن۔ قسطنطنیہ بغداد اور بصرہ بندر عباس ہوتا ہوا یکشنبہ کو کراچی پہنچا۔ آج یہ طیارہ الہ آباد پہنچ گیا ہے اور صبح ہی کلکتہ کی طرف پرواز کرنے کا ارادہ ہے۔ یہ طیارہ بحر الکاہل پر سے ہوتا ہوا امریکہ جائیگا اور نیوفاؤنڈلینڈ پہنچ کر زمین کا طواف ختم کر دیگا۔

امرتسر میں ایک عورت کا وحشیانہ قتل

امرتسر ۳ ستمبر۔ بھائی اودھم سنگھ ناظر عدالت ضلع کی بیوی اپنے گھر واقعہ طوائی بنگہ کٹرہ جلے والیاں میں مقتول پائی گئی۔ کہا جاتا ہے کہ جب اس کا شوہر باہر گیا ہوا تھا تو گھر کے نوکروں نے اس کا گلا کاٹ ڈالا اور زیورات لے کر بھاگ گئے۔ شوہر نے آکر دروازہ میں قفل پڑا دیکھا۔ قفل کو اتار کر آیا تو بیوی کو مقتول دیکھ کر سخت پریشان ہوا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی تفتیش ہو رہی ہے نوکر غائب ہیں۔

بھان متی کا حیرت انگیز کرتب

مسٹر سلیب ایک مشہور بھان متی ہے۔ پچھلے دنوں اس نے ایک لڑکی کو ایک صندوق میں بند کر کے ایک گھنٹہ تیس منٹ اور دو منٹ تک پانی میں غرق رکھا۔ حالانکہ صندوق میں صرف اتنی ہوا تھی کہ انسان چار منٹ تک سانس لے سکے۔

ڈاکٹروں۔ پادریوں اور دوسرے تماشائیوں نے اقرار کیا کہ وہ اس معمے کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔

روسی سفارتخانہ میں حادثہ قتل (انقلاب)

وارسا ۲ ستمبر۔ ایک روسی جلاوطن روسی سفارت خانہ میں پروانہ راہداری کے متعلق کچھ حالات دریافت کرنے کے لئے گیا ایک اہلکار سے اس کا کچھ تنازعہ ہو گیا لیکن اہلکار نے اُسے پستول سے مار ڈالا۔

اس واقعہ سے کوئی سیاسی الجھن پیدا ہونے کا احتمال نہیں۔ کیونکہ یہ جھگڑا بالشویک علاقہ میں دو روسیوں کے درمیان ہوا۔

مہاراجہ صاحب نابھہ کا ایک بیان اشاعت

پیپر پڑھا ہے۔ جس کے دوران میں آپ نے کہا ہے کہ لاہور کے اخبار ٹریبیون میں مسٹر کے۔ ایم۔ پانیکار نے مجھ پر جو دیدہ دانستہ حملہ کیا ہے میں اس کے خلاف پُرزور الفاظ میں احتجاج کرتا ہوں۔

انکم ٹیکس کا ایک جعلی افسر

امرتسر ۴ ستمبر۔ بساطی کے ایک دوکاندار نے انکم ٹیکس کے مقامی افسروں کو اس واقعہ کی اطلاع دی ہے کہ کل میری دکان پر ایک انگریز آیا اور انکم ٹیکس کی غرض سے میرے حساب کی کتابیں طلب کیں۔ کتابیں دیکھنے کے بعد اس نے سالہائے گذشتہ کے متعلق مزید انکم ٹیکس کا مطالبہ کیا جس کی ادائی کا میں نے آج وعدہ کیا تھا لیکن وہ مقررہ وقت پر نہ آیا۔ اس لئے میں یہ معلوم کرنے کے لئے آیا ہوں کہ وہ آئیگا یا نہیں۔ مقامی افسر انکم ٹیکس یہ حالات سنکر حیرت زدہ رہ گئے۔ تحقیقات پر ایک گاڑیبان کے بیان سے منکشف ہوا کہ انگریز مذکور ریلوے سٹیشن کی طرف گیا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔ وہ ہدایت کر گیا ہے کہ سٹیشن کے باہر میرا انتظار کرو۔ پولیس کو اس واقعہ سے مطلع کر دیا گیا ہے۔

ہنگامہ کانپور

کانپور ۵ ستمبر۔ حالات بہت حد تک رو بہ اصلاح ہو چکے ہیں۔ دکانیں کھل گئی ہیں اور کاروبار حسب معمول جاری ہو گیا ہے۔ کل اور آج کسی حملہ کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ شہر کے تھانوں میں جو اطلاعیں موصول ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۵ سے زائد ہندو اور ۹ مسلمان فساد کے الزام میں گرفتار ہوئے ہیں۔ ۱۰۰ سے زیادہ ہندو اور ۲۵ مسلمانوں کو دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے ہندوؤں کی تعداد ۴۰۰ سے زائد ہے اور مسلمانوں کی ۳۰۰ سے زائد ہے۔ اس وقت تک صرف ایک ہندو اور ایک مسلمان مارا گیا ہے۔ ایک ہندو کی حالت نازک ہے۔ مقدمات فساد شروع ہو گئے ہیں۔ ملزموں کے پہلے گروہ کو سٹی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا ان کے مقدمات کی سماعت ۱۲ ستمبر کو شروع ہو گی۔

ترکی عدالت ہیگ میں

ہیگ ۲ اگست۔ آج بین الاقوامی انصاف کی عدالت متعلقہ فرانس اور ترکی کے جھگڑے پر غور و خوض کیا۔ جھگڑے کی وجہ یہ تھی کہ اگست ۲۶ء میں ترکی جہاز "بوزکورت" اور فرانسیسی جہاز "لوٹس" کے درمیان تصادم ہو گیا۔ عدالت اس امر کا فیصلہ کریگی کہ آیا ترکی نے جہاز "لوٹس" کے ایک افسر کے خلاف قانونی کارروائی کر کے بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی کی تو اس افسر کو کیا معاوضہ ملنا چاہئے۔ فرانس کی نمایندگی پروفیسر بیسڈیوینٹ اور ترکی کی نمایندگی محمود اسعد بے وزیر عدلیہ ترکی ہیں۔

آہنی سامان کی قیمت میں تخفیف

لندن یکم ستمبر۔ انگریزی مال کے خریداروں کی حوصلہ افزائی کے لئے دول متحدہ کی ۲۸ دکانوں نے اپنی مصنوعات کی قیمت میں ۲ ستمبر سے شہتیروں کے سات شلنگ چھ پنس فی ٹن اور دوسرے سامان میں پانچ شلنگ فی ٹن کمی کر دی ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ خریدار براہ راست یا بواسطہ اقرار کریں۔ کہ وہ کسی دوسری جگہ سے مال نہ خریدینگے۔

بے تار خبر رسانی کا نیا تجربہ

رگبی ۲ ستمبر۔ جنرل پوسٹ آفس ایک ہفتہ تک بے تار خبر رسانی کا ایک عجیب تجربہ کرنے والا ہے۔ دنیا کے مختلف حصوں میں بعض ایسے مقامات ہیں جہاں لمبی لہر پر پیغام بھجوانے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور بعض جگہ ایسی ہیں جہاں دن میں سوائے چند گھنٹوں کے خبریں نہیں بھجوائی جا سکتیں۔ اس نتیجہ کو پہنچنے کے لئے کہ چھوٹی لہریں ایسے مقامات پر خبریں پہنچانے میں کہاں تک کام آ سکتی ہیں انگریزی سرکاری خبریں ۶ ستمبر سے دو ماہ تک ایک ہی وقت میں بڑی اور چھوٹی دونوں لہروں کے ذریعہ بھجوائی جائینگی۔ دونوں کے لئے ایک ہی نشان استعمال کیا جائیگا۔ لمبی لہریں اب بھی ویسی ہی رہینگی لیکن چھوٹی لہر کا میٹر دوپہر کو ۳۲ درجہ اور ۸ بجے شام اور بعد رات کے ۲۶ درجہ ہوگا (زمیندار)

نجدیوں نے "مولد نبی" کی عمارت کو پہلے منہدم کر دیا تھا مگر جب تک اس کا ملبہ وہاں پڑا رہا اس وقت تک ذی عقیدہ زائرین اسی کو دیکھ آتے تھے اور وہاں کھڑے ہو کر چپکے چپکے درود پڑھ لیتے تھے اب وہ ملبہ بھی وہاں سے ہٹا دیا گیا اور ایک صاف میدان سا ہو گیا جس میں ادھر ادھر والے قطعات اراضی میں کوئی وجہ امتیاز موجود نہیں۔ البتہ ایک درخت وہاں موجود ہے جس سے مولد نبی کا قطعہ اراضی کا نشان ملتا ہے مگر یہ درخت بھی اتباع کتاب و سنت کے دعوے کرنے والوں کی نگاہوں میں کھٹکتا ہے اور جمعیۃ خلافۃ کے ایک معتبر نامہ نگار کی اطلاع کے بموجب اس درخت کی چھال اتار دی گئی ہے۔ جس سے اندیشہ ہے کہ درخت خود بخود خشک ہو کر گر پڑیگا بجا ہے کہ موجودہ نجدی حکومت کا یہ اہتمام اُس مقدس ذات کے مقام ولادت کی یادگار کو مٹانے کے لئے ہے۔ جنکو دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان بعد از خدا سب سے زیادہ بزرگ ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں اور اس بزرگ نے اخلاق انسانی کی اصلاح اور تمدن کی امداد کے لئے جو قواعد مقرر کئے ہیں ان میں سرسبز درخت کے قطع کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ (الفقیہ)

ہنگامہ ناگپور

ناگپور ۵ ستمبر۔ آج ایک مسلمان نیزہ گھونپ دیئے جانے اور ایک مسلمان لاٹھی کی ضربات سے فوت ہو گیا۔ اس طرح صرف دو مسلمان فوت ہوئے آج دو ہندوؤں کو نیزہ گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حالات قدرے رو بہ اصلاح ہو گئے ہیں۔ ۴ ستمبر سے آج شام کے ۵ بجے تک ۱۲۰ اشخاص ہسپتال میں داخل کئے گئے ہیں (زمیندار)



رُوح

گذشتہ سے پیوستہ

اب ہم دیکھیں کہ انسان میں حیوانات کی نسبت اور کیا کچھ زیادہ ہے اور کیوں؟

بندر کو لیں۔ یہ بہت کچھ انسان سے ملتا جلتا ہے۔ طاقت بھی بہت زیادہ ہے۔ قدرتی کاموں کے کرنے کے لئے بہت خوبصورت ہاتھ اور پاؤں رکھتا ہے۔ جو چیز انسان کو بغیر عقل نصیب نہیں یہ اسے دو چھلانگوں میں جا لیتا ہے لیکن پھر بھی انسان سے ہراساں ہے۔ جہاں آدمی نظر آیا یہ غائب ہؤا۔ پھر دوسرے جانوروں کو دیکھیں انسان سے کس قدر بڑے اور قوی تر ہیں۔ پھر بھی انسان سے ہراساں ہیں۔ اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ آپس میں لڑتے ہیں پر انسان کے تابع ہیں۔ اگر انسان میں اور ان میں فرق نہ ہوتا تو ضرور یہ کمزور جانور جسیم حیوانوں کا شکار ہو جاتا۔ نہ اس میں طاقت ہے نہ پھرتی۔ نہ پر ہیں نہ پنجے یہ صرف کوئی اندرونی طاقت ہی ہے جو تمام حیوانوں کو اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ اسکی اطاعت اور عزت کریں

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ انسان اور دیگر حیوانات میں یہ بھی فرق ہے کہ ان کو تو اپنے اور پرائے کی پہچان اس وقت تک ہے جب تک وہ اُن کے سامنے ہوں لیکن یہ اپنے عزیزوں کو بعد از مرگ بھی یاد کرنے سے باز نہیں آتا۔ شاید کوئی کہے کہ بعض واقعات ایسے ہیں کہ دیگر حیوانوں نے اپنے ساتھیوں کے مرنے پر بہت افسوس ظاہر کیا ہے۔ یہاں تک کہ بعض مر بھی گئے لیکن ایسی وارداتیں اتنی کم ہیں کہ انگلیوں پر گنی جا سکتی ہیں اور جو ہیں بھی اُن کا دائرہ صرف وہ ہی پر ختم ہے۔ یعنی حیوانوں نے صرف ان کا ہی افسوس کیا جو ان کے ساتھ ایک ہی تھان پر بندھتے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ جانور اگر مالک سے مدت تک دور رہے اُس کو بھی نہیں پہچانتا۔

انسان نہ صرف اسی زندگی پر غور کرتا ہے بلکہ اس کو آیندہ کا بھی خیال ہے۔ حیوان کبھی آیندہ کی امید نہیں کرتا۔ شاید آپ کہیں کہ حیوان ہو کر کس نے دیکھا ہے؟ ہاں صاحب یہ درست ہے لیکن اگر حیوانوں کو آیندہ کی امید ہوتی تو اپنے مُردوں کی بے عزتی نہ کرتے۔ تمام گوشت خور تو اپنے اور پرائے مردے کھا ہی جاتے ہیں اور جو گوشت خور نہیں وہ مُردوں کی پروا نہیں کرتے۔ انسانوں میں بھی بعض ایسے ہیں جو انسان کو کھا جاتے ہیں لیکن وہ دشمنوں کو مار کھاتے ہیں۔ اپنے قبیلے میں سے نہیں مارتے اور نہ اپنے مُردے کو کھاتے ہیں۔ اگر کچھ ہمدردی حیوانوں میں ہے تو ان جانوروں میں زیادہ ہے جو انسانی اثر سے بالکل باہر ہیں اور انسانی شکل سے اُنکا کچھ تعلق نہیں۔ ان ہی باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ انسان نہ صرف اس زندگی میں سوچتا اور اُس کے خوشحال کرنے کی کوشش کرتا ہے بلکہ بعض وقت اسے عجیب خیالات ستانے لگتے ہیں اور وہ آیندہ کے لئے سوچنے لگتا ہے۔

شاید کوئی یہ کہے کہ انسان نے یہ سب باتیں بعد میں سیکھی ہیں اور اس حالت اس سے بہت گری ہوئی ہے۔ قدرتی حالت کی بہت عمدہ مثال شیرخوار بچہ ہے۔ جب آدمی پیدا ہوتا ہے تو پیدائش کے تھوڑے ہی دن بعد اپنے ماں باپ اور غیروں میں فرق کرتا ہے۔ جب ذرا بڑا ہؤا تو کھیل ہی میں اپنی عقل کے کرشمے ظاہر کرتا ہے یعنی جن چیزوں کی خبر اس کو ابھی نہیں وہ بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اپنے کھیل کے نئے نئے طریق نکالتا ہے لیکن حیوانی بچے ان باتوں سے بالکل بے بہرہ ہیں۔

جب انسان بڑا ہوتا ہے تو قدرتی سامان سے اپنی ایجادوں کو پورا کرتا ہے۔ ایجاد سے میرا مطلب کوئی سائنٹیفک ایجاد نہیں بلکہ معمولی کھانا پینا۔ قدرت اس کو مصالح بہم پہنچاتی ہے اور وہ اسے نئے طریق پر استعمال کرتا ہے۔ اب آپ ہی بتائیں وہ کیا چیز ہے جو انسان کو ان باتوں پر مجبور کرتی ہے؟ وہ کیا چیز ہے جو انسان سے اپنے پرائے کی پہچان کراتی ہے۔ ماں باپ کی عزت کراتی ہے اور بھائی بہنوں میں محبت پیدا کراتی ہے؟ وہ کیا چیز ہے جو اسے اپنے گزرے ہوئے پیاروں کی یاد میں بے حال کراتی ہے؟ تمام عمر وہ ان کو بھول نہیں سکتا۔ وہ کون سی طاقت ہے جو اس سے رحم کے کام کرواتی ہے اور بزرگوں کی فرمانبرداری پر اسے مجبور کرتی ہے؟ پھر وہ کون سی طاقت یا شے ہے جو انسان کو اس فکر میں ڈال دیتی ہے کہ جب میں مر جاؤنگا تو میرا کیا حال ہوگا؟ ہاں اسے یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے کہ میں کہاں سے آیا ہوں کہاں کو جاؤنگا؟ مجھے کس نے بنایا ہے اور میں اپنے بنانے والے کا کتنا قرضدار ہوں؟ وہ کون سی چیز ہے جو اسے بار بار آیندہ کی تلاش پر مجبور کرتی ہے؟ اگر یہ مادے سے بری اور مادے سے باہر کچھ نہیں تو کیا ہے؟ ہم کو مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ یہ خدا کی مخلوق روح ہے جو اپنے خالق کو زیادہ صفائی سے سمجھتی ہے اور اسی کی طرف جانا چاہتی ہے۔ ہم کیوں اتنی بڑی مشکلات کا سامنا کریں اور کہیں کہ ہم خود بخود موجود ہو گئے؟ اس جملے کے کہتے ہی بے حد مشکلات منہ پسارے ہماری عقل کو تاب تشکیا نے کو تیار ہو جاتی ہیں اور ہم ان سے بچ نہیں سکتے لیکن اگر ہم کہیں کہ خدا خالق ہے اور ہم مخلوق اور ہم میں یہ خدا کی مخلوق رُوح ہے جو سب کام ہم سے کرواتی ہے تو تمام مشکلات ختم ہو جاتی ہیں اور ہم صحیح و سالم اپنے حل تک پہنچ جاتے ہیں۔

اگر خالق نے مدد کی تو پھر آپ کو بتاؤنگا کہ اس روح کو کن کن چیزوں کی ضرورت ہے وہ اسے کیونکر حاصل ہو سکتی ہیں۔　　یہ۔ وی۔ حبیب

مضمون مندرجہ بالا نہایت معقول پیرایہ میں لکھا گیا ہے اور ہم مضمون نگار صاحب کو مستحق داد سمجھتے ہیں۔ ایسے مضامین نور افشاں کی زینت کا باعث ہیں اور ناظرین نور افشاں کے لئے از بس مفید ثابت ہونگے۔ ایڈیٹر

ارشاد الوداد

جناب منت کے قلم سے

آؤ اے ہندو و مسلمان
سن لو کیا کہتا ہے ہندستان
تم مادرِ ہند کے پسر ہو
لختِ دل و پارۂ جگر ہو
آپس میں ہو بھائی بھائی دونوں
رکھتے صرف ایک مائی دونوں
ہمسائگی میں ہو ساتھ رہتے
مدت ہوئی یو تو کیا ہو کہتے
کیا کی؟ نہ جو جوانو سنگی
خدمت مخدوشۂ کٹھن کی
جتنی تھیں لیاقتیں تمہاری
لے ڈوبیں حماقتیں تمہاری
جھگڑے کروگے اگر تم ایسے
تم کو ملیگا سوراج کیسے
بھائی کو بھائی مارتا ہے
دونوں کا لہو پکارتا ہے
اسلامی و ہندی و فرنگی
مذہب نہ سکھائے خانہ جنگی
مندر میں ہوں مورتیں تو کیا بد
کعبہ میں ہی خود ہے سنگِ اسود
یہ مورتوں کے ذریعہ کب کی
کرتے ہیں ستائش اپنے رب کی
وہ مسجدوں میں ہیں سجدہ کرتے
یوں طاعتِ رب کا دم نہیں بھرتے
وحدت کا ہیں کلمہ پڑھتے رہتے
ہیں وحدہٗ لاشریک کہتے
پھر کیوں ایک دوسرے کو چھیڑے
اپنی اپنی نہ کیوں نبیڑے
اللہ اللہ یا مسلماں
یا ہندوؤں رام رام شایاں
وہ جگیہ کریں۔ کریں کرائیں
مسلم کیوں ناک بھوں چڑھائیں
قربانی کریں یہ اپنے گھر میں
کیوں زخم ہو ہندو کے جگر میں
کر دو مل کر غلامی برباد
آزادی سے ہو کبھی نہ آزاد
گھر کھو دیا فرقہ بندیوں نے
بس بو دیا فرقہ بندیوں نے
کرتا ہوں اس اتحاد پر صاد
ہے قومیت اس کی بیخ و بنیاد
یہ مذہبی جس قدر ہیں رسمیں
رکھتی نہیں اتحاد بس میں
مذہب اگر اتحاد پاتا
خود آپس ہی میں بٹ نہ جاتا
جب ایک سے ہوگیا تہتر
یہ تیز نفاق کا ہے نشتر
سنی شیعہ کہاں سے آئے
تم ہی دو نشاں جہاں سے آئے
شیوی یا وشنو کہائے
ہیں ہندو کے دھرم نے بنائے
القصہ کٹھن ہے یہ کہانی
سمجھو اسے جنتری پرانی
اب ہے تو ہے قومیت کی حاجت
ہم جنسی ہو نوعیت کی حاجت
خوں سرد پڑا ہے اسکو گرمائیں
ہندی کہلائیں ہم نہ شرمائیں
ہندی کی اگر نکالیں چندی
تب آریہ تھے پر اب ہیں ہندی
ہندو کش اب تعاقب ارادات
کعبہ و گنگ گذشتہ راہ ہے سلامت
مسلم ہندی اگر کہائیں
ہندو کیوں آریہ بن آئیں
یہ جڑ میں لگا ہوا ہے کیڑا
مٹتی ہے نہیں اسی سے بیڑا
آزادیٔ مذہبی ہے لاشک
اپنا مذہب ہے اپنا کیا شک
تبلیغ نہ ہے مذہبی ضروری
آزادی ہے اس میں پوری پوری
اکراہ تو دین میں نہیں ہے
جبر اس میں روا ہوا کہیں ہے؟
اپنے مذہب کی نیک باتیں
کرتے رہو انیک باتیں
کہتا ہو کریم تم نہ روکو
کہتا ہو کریل تم نہ ٹوکو
کیوں سر ہو بے لام میم کا فرق
مٹتا نہیں نیب و نیم کا فرق
ما ہندو کو مار ڈالا
ما مسلم کا دم نکالا
شرماؤ جو تو کہو دشمن کی
خدمت ہے یہ مادرِ وطن کی
تم دو ہو حقیقی ایک ماں کے
بھائی بھائی عزیز جاں کے
ایک دوسرے کو جو مار ڈالے
ماں کے نہ لگینگے کیا یہ بھالے
اچھے نکلے سپوت دونوں
اب پاک ہو یا اچھوت دونوں
ایک دوسرے کی کرو جو برداشت
ہو تخم نفاق کی پھر نہ کاشت
خونریزی میں دے ثواب عقبیٰ
مذہب نہیں ہے مذہبِ عقبیٰ
ایک دوسرے کی کرو بھلائی
آخر تو ہو پھر بھی بھائی بھائی
سمجھایا کسی غبی نحوی نے
کیا لکھا جو نسیم لکھنوی نے
بھائی تھے جوشِ خوں کہاں جائے
صدمہ ہوا درد سے کہا ہائے
جب مار کے ہندو مراد نکلے
مسلم ترے دل سے آہ نکلے
مسلم کو جو مار کر گھسیٹے
لازم ہے کہ ہندو سر کو پیٹے
بہتر ہے کہ اب بھی باز آؤ
ایک دوسرے کو گلے لگاؤ
سرکار کی خیر یوں مناؤ
باز آؤ نہ شور و شر مچاؤ

منت کی قبول کیجئے عرض
جو کچھ کہا اس نے اسکا تھا فرض

مذاق

اُستاد۔ "بتاؤ اوسط کسے کہتے ہیں"؟

لڑکا۔ جناب جس میں مرغی انڈا دیتی ہے۔

اُستاد۔ حیران ہو کر۔ ارے یہ تو کیا کہتا ہے؟

لڑکا۔ جناب کتاب میں ایسا ہی لکھا ہے۔

استاد۔ غصے سے۔ لاؤ کہاں لکھا ہے؟

لڑکا۔ کتاب لاکر سامنے رکھ دی جس میں لکھا تھا کہ مرغی فی ماہ اوسطاً پندرہ انڈے دیتی ہے۔ (پیسہ اخبار)

الوہیت مسیح

اس اہم اور ادق مضمون کو ہم مسئلہ تجسم سے شروع کرتے ہیں۔

موجودات کی تفصیل دونوں پر کی گئی ہے۔ اول مادہ۔ مادہ ہیولیٰ کو کہتے ہیں جس سے ہر شے کی اصل اور ماہیت مراد ہے۔ اس میں وسعت عمق اور وزن ہوتا ہے۔ مادہ بذاتہ غیر متحرک ہے اور محتاج مکان ہے۔ خارج سے اُس میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔ مادہ کو متحرک کرنے والی چیز کا نام روح ہے۔ دوئم۔ روح۔ غیر مادی اور غیر زمینی شے کا نام روح ہے۔ روح میں غور اور فکر کی قدرت ہے۔ وہ خود متحرک ہے اور مادہ کو حرکت دیتی ہے۔ اس میں ارادہ موجود ہے۔ مادہ کثیف ہے اور روح لطیف ہے۔ مادہ اور روح کا یک جا موجود ہونا عین خدا کی قدرت کا اظہار ہے۔ مذہبی اشخاص کے دل اور دماغ پر مادہ نے دین کا بڑا اثر ڈالا ہے۔ مادہ سے دین کو ایک قسم کا بڑا بھاری نفع حاصل ہوا ہے۔ روح اور مادہ کا تعلق یہ ہے کہ مادہ کے ذریعہ سے روح کا اظہار ہوتا ہے۔ اگرچہ روح کا اظہار مادہ سے ہوتا ہے پھر بھی روح مادہ پر موقوف نہیں ہے۔ روح مادہ سے آزاد ہو کر بھی کام کرتا ہے۔ مثلاً انسان میں قوتِ متخیلہ ہے۔ جب مادہ کے ذریعہ روح کا اظہار ہے تو یہ نہایت معقول معلوم ہوتا ہے کہ خدا کا ظہور بھی ایسے وجود سے ہو جس میں مادہ اور روح دونوں یکجا جمع ہوں۔ انسان ہی ایسا مخلوق ہے جو اشرف المخلوقات ہے۔ اس میں مادہ اور روح کا اجتماع ہوا ہے اور الہٰی ذات اور صفات کے ظہور کا عالی ذریعہ ہے۔ انسان تفریق المخلوق ہے یعنی وہ اور مخلوقات سے علیحدہ ہے۔ وہ خدا کی صورت پر بنایا گیا ہے۔ انسان نہ صرف تفریق المخلوق ہے بلکہ تقرب الخالق بھی ہے اور اس قربت کے خدا کی ذات و صفات کا ظہور طبقہ انسانیت میں ممکن ہے کیونکہ خدا کے ذاتی اوصاف مقتضی مظہر ہیں۔ یعنی وہ اظہار کو چاہتے ہیں۔ یہ تقاضہ خلقت کے کسی ادنےٰ طبقہ سے پورا نہیں ہو سکتا۔ الہٰی اخلاقی اوصاف و اعلےٰ ظہور صرف خلقت کے اعلیٰ طبقہ میں ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے اور عقل بھی اس کو قبول کر سکتی ہے۔ اس لئے تجسم ممکن ہے۔ پھر انسانیت میں بھی ایک عظیم انقلاب ڈال دیا گیا۔ ایک معمولی انسانیت جو مرد اور عورت کے اتفاق سے وجود پذیر ہوتی ہے۔ اس قانون فطرت میں ایک ہی قسم کی جنس کے دو نوع ایک ساتھ اتفاق کرتے ہیں تو ایک نیا فرد جو اُن کا ہی ہم جنس ہے پیدا ہوتا ہے۔ دوسری غیر معمولی انسانیت۔ یہ وہ انسانیت ہے جس کو خدا اختیار کرتا ہے یعنی نرالی یا نئی انسانیت۔

ایسی انسانیت کے لئے مرد کی کوئی گنجائش نہیں رہتی بلکہ اس کے عوض حقیقی حیات اور اصل منبع الوہیت سے کام لیا جاتا ہے جو حیات کی ابتدا اور علت ہے۔ حیات کے نئے سلسلے میں عورت کی گنجائش تو ہی مگر پھر اس میں بھی ایک انقلاب عظیم ڈال دیا گیا یعنی کنواری کو شادی شدہ پر ترجیح دی گئی۔ کیونکہ ایسی پاک اور مخصوص انسانیت کے لئے صرف کنواری ہی اعلےٰ اور معقول ظرف ہو سکتی ہے اور کنواری باازروئے قیاس ارتباط کی خواہاں نہیں ہوتی۔ اور نہ آرزو رکھ سکتی ہے۔ اس لئے یہ فعل اُس کا اپنا قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اس قسم کے فعل اور طریقِ ظہور کو عقل بھی خدا سے منسوب کر سکتی ہے اگر ایسا واقع فی الحقیقت دنیا میں وقوع میں آیا ہے تو فی الحقیقت خدا نے انسانیت کو اپنا مظہر اختیار کیا اور وہ مظہرِ ذاتِ الہٰی یسوع مسیح ہے۔ عقل اور الہام متفق ہو کر اس پر یہ شہادت دیتی ہے کہ وہ الہٰی شخص ہے اور اس میں الوہیت کا کمال مجسم ہوا اور وہ انسان اس طرح سے بن گیا کہ اس نے سچا انسانی بدن اور روح کو اختیار اور روح القدس کی قدرت سے کنواری مریم کے حمل میں آیا اور گناہ سے مبرا ہو کر اُس سے پیدا ہوا۔ اور ہم نے بیان کیا ہے کہ خدا نے انسانیت کو اپنا مظہر قرار دیا ہے اور وہ مظہر المسیح ناصری ہے۔ کلام اللہ میں ہم ایک ایسے شخص کا حال پاتے ہیں جس کی بابت کتب مقدسہ سابقہ اور انجیل مقدس میں یہ شہادت پائی گئی ہے کہ وہ کامل خدا تھا۔ کلام اللہ میں وہ موعود شخص ہے۔ عہد قدیم میں ہم مختلف صورتوں میں اس کا ظہور دیکھتے ہیں۔ کبھی وہ یہوواہ کا فرشتہ ہے اور انبیاء سے آمنے سامنے کلام کرتا ہے۔ کبھی بندیا آگ جھاڑی میں جلوہ نما ہے۔ پھر دیکھو بدلی اور آگ کا ستون اسکی مظہریت کا عجیب نظارہ تھا۔ آج یریحو کے میدان میں کھڑا ہے کل یشوعہ سے ہم کلام ہے۔ موسیٰ سے روبرو کلام کرتا ہے اور اپنا نام عجیب بتلاتا ہے اور اس کے اکمل ظہور کی بابت یسعیاہ نبی کی معرفت یہ کہا گیا کہ ہمارے لئے ایک تولد ہوتا ہے اور ہم کو ایک بیٹا بخشا گیا۔ سلطنت اس کے کاندھے پر ہوگی اور اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مشیر خدای قادر۔ ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ یسعیاہ ۹:۶۔ اور پھر یہ کہ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اس کا نام عمانوایل رکھیگی یسعیاہ ۷:۱۴ اور کہ وہ بیت اللحم میں پیدا ہوگا اور جس کا نکلنا قدیم سے اور ایام الازل سے ہے۔ میکاہ ۵:۲۔ عہد جدید میں یہ تمام مراتب و مناصب ابن مریم کے حق میں بیان کئے گئے ہیں۔

(۱) وہ ازلی اور ابدی ہے یوحنا ۸:۳۸ یوحنا ۱:۳ یوحنا ۱۷:۵ و ۲۴ عبرانی ۳:۸ رومیوں ۹:۵ کلسیوں ۱:۱۵-۱۷ (۲) کہ مظہر ذات خدا ہے یوحنا ۱:۱۸ کلسیوں ۲:۹ (۳) وہ خدا باپ کے ساتھ ایک ہی خدا ہے یوحنا ۱۰:۳۰ عبرانیوں ۱:۳ (۴) کہ وہ عالم کی علت موجدہ ہے یعنی دنیا کی پیدائش کا سبب اول ہے کلسیوں ۱:۱۶-۱۸ عبرانیوں ۱:۲ یوحنا ۱:۱-۳ (۵) وہ عالم علت مُبقیہ ہے۔ کلسیوں ۱:۱۷ (۶) وہ درمیانی ہے ۱ تمطاؤس ۲:۵ (۷) وہ عمانوایل ہے متی ۱:۲۳ (۸) وہ کلمۃ اللہ ہے یوحنا ۱:۱-۳ عبرانی ۱:۲ (۹) وہ روح اللہ اور ابن اللہ ہے۔ لوقا ۱:۳۵ (پادری [illegible]

پنجاب میں عدل وانصاف کے محکمہ کا قیام وارتقا

از محکمہ اطلاعات پنجاب

ریکارڈ آفس پنجاب کی زیر سرپرستی مسٹر رام لال ہانڈہ ایم۔ اے نے ایک بہت دلچسپ اور سبق آموز رسالہ مرتب کیا ہے جس میں پنجاب میں محکمہ عدل وانصاف کے ۱۸۴۶ء سے لیکر ۱۹۲۶ء تک قیام وارتقا پر تاریخی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

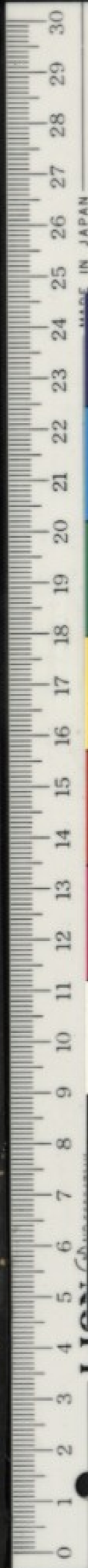
مغلوں کے بعد اور مہاراجہ رنجیت سنگھ سے پہلے طوائف الملوکی کا زمانہ

اس رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی عملداری سے پہلے مغلیہ نظام عدل وانصاف تو منتشر ہو چکا تھا۔ صوبۂ پنجاب مختلف حلقوں میں منقسم تھا جہاں خود مختار حاکم اپنے مخصوص طریق پر مال مویشی کی چوری۔ نقب زنی اور ڈاکہ کے انسداد کے لئے عجیب غیر مہذب ذرائع استعمال کرتے تھے۔ باقاعدہ عدالتیں موجود نہ تھیں۔ منصفوں کی رہنمائی کے لئے تحریری قوانین کا عدم تھے۔ انسداد جرائم کے لئے تشدد برتا جاتا تھا۔ معدلت گستری کا نقطۂ خیال اس ضرب المثل سے ظاہر ہوتا ہے جو اس زمانہ میں رائج تھی یعنی جو شخص مقدمہ جیت جائے وہ شکرانہ پیش کرے اور جو ہار جائے وہ جرمانہ ادا کرے۔ زرِ نقد ادا کرنے سے مجرم رہا کر دیئے جاتے تھے۔ جرمانہ کی مقدار جرم کی نوعیت کے مطابق نہ ہوتی تھی بلکہ مجرم کے مالی ذرائع کو مدنظر رکھکر مقرر کی جاتی تھی۔ جرم کا اقبال کرانے کے لئے اکثر اوقات تشدد و بے رحمی سے کام لیا جاتا تھا۔ مال مویشی کی چوری نہایت سنگین جرائم میں شمار ہوتی تھی۔ جاٹ حاکموں کے ہاں اس جرم کی تعزیر بہت سخت تھی۔ کھوجی لوگ مجرم کے نقش پا سے اندازہ لگاتے تھے کہ وہ کس گاؤں سے آیا۔ پھر گاؤں والوں کا فرض تھا کہ یا تو اس کے چور کا پتہ دیں یا نقصانِ مال کی تلافی کریں۔ اگر ایک علاقہ میں ڈاکہ کی واردات ہو جائے تو اس کا حاکم اس علاقہ میں ڈاکہ ڈلوا دیتا تھا۔ جو ڈاکوؤں سے متعلق ہو یا مقروض اور ایسے لوگ جن کے ذمہ معاملہ زمین کا تھا یا ہو دوسرے علاقہ میں جا کر پناہ گزین ہو جاتے تھے۔

دیہات اور قصبوں میں پنچایتی طریقہ رائج تھا منصف یا پنچ ہفتوں بلکہ مہینوں تک مقدمہ پر غور کیا کرتے تھے اور اس دوران میں ان کے قیام وطعام کا انتظام طرفین مقدمہ کے ذمہ تھا۔ یہ توقع رکھنا محال ہے کہ پنچ لوگ انصاف کا نمونہ ہونگے۔ حقیقت یہ ہے کہ حاکم علاقہ کا ڈر۔ طرفین کا رسوخ۔ فرقہ بندی کی الجھنیں اور دوستوں اور رشتہ داروں کی سفارشیں ان پر پورا پورا اثر ڈالتی تھیں۔ حد بندی کے جھگڑے بعض اوقات "ثالث" کے ذریعہ فیصل ہوتے تھے۔ رعایا میں یہ احساس نہ تھا کہ ہمیں حاکم سے داد رسی کا حق حاصل ہے۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کا امن وانتظام کا زمانہ

غرضیکہ ملک کی یہ حالت تھی جب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے پنجاب کو فتح کرنا اور ایک باقاعدہ سلطنت میں منتقل کرنا شروع کیا مہاراجہ رنجیت سنگھ ایک فوجی خود مختار حکمران تھے۔ انہیں قانون کو ضبط کرنے کا لمبا چوڑا خیال نہ تھا۔ نہ ہی پہلے حکمرانوں کی طرح کسی قانون کو وہ ضبطِ تحریر میں لائے۔ ان کی عملداری میں لاہور کی صدر عدالت کے سوا کوئی عدالت نہ تھی۔ ان کی حکومت صرف دو شعبہ جات پر منقسم تھی۔ مالی اور فوجی۔ دیوانی اور فوجداری عدل وانصاف کے لئے ان کے پاس علیحدہ علیحدہ افسر نہ تھے۔ وہ ایک زبردست جنگی طاقت کی تنظیم کرنے کے درپے تھے اور اس کے لئے انہیں روپیہ کی ضرورت تھی۔ مقدمات کے فیصلوں کے لئے مقامی حکام کی رہنمائی میں ثالثوں سے کام لیا جاتا تھا۔ ہر ایک گاؤں میں پنچایت تھی جو چھوٹے چھوٹے دیوانی اور فوجداری مقدمے فیصل کیا کرتی تھی۔ امرتسر جیسے تجارتی مرکز میں اس سے بڑھکر کسی اور انتظام کی ضرورت نہ تھی۔ "قاضی" اور "قانونگو" اپنے دینی فرائض ادا کرتے تھے جو شاہی زمانوں سے اُن کے ذمہ چلے آتے تھے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ جب کبھی اپنے دورہ پر جاتے تو تمام شاہانِ مشرق کی طرح رعایا کی شکایات خود سنا کرتے اور جن حاکموں کے علاقوں سے شکایتیں آتیں اُن کو فہمائش وسرزنش کرتے۔ سرکاری حکام کو نابو میں رکھنے کا یہ کوئی بہت اچھا طریق نہ تھا مہاراجہ کے دورے دیر بعد ہوتے اور اس اثنا میں حکام جس طرح چاہتے لوگوں سے پیش آتے۔ اس کے علاوہ یہ ہوشیار لوگ روپیہ کی بدولت مہاراجہ سے معافیاں بھی مانگ لیتے کیونکہ مہاراجہ کو فوج کو مستحکم کرنے کے لئے روپیہ کی ہر وقت ضرورت رہتی۔ مہاراجہ اپنے دربار میں بھی افراد کی اپیلیں سنتے۔ غیر مرقوم ضابطہ تعزیرات میں صرف دو سزائیں مقرر تھیں۔ جرمانہ اور قطع اعضا۔ چوری سے لے کر قتل تک شاید ہی کوئی جرم ہوگا جسکی تعزیر سے بچنے کے لئے زرِ نقد کی ادائیگی کافی نہ ہو۔ لیکن زنا اور اغوا کے لئے ہمیشہ ہاتھ وغیرہ کاٹ دیئے جاتے۔ ان جرموں کو اس ملک میں زمانہ قدیم سے بڑی نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ قید کی سزا قریباً معدوم تھی۔ سزائے موت بھی شاذونادر دی جاتی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے خود سزائے موت کا کبھی حکم نہ دیا تھا نہ اُن کے احکام سے کبھی ایسی سزا دی گئی۔ ہاں دور دراز کے اضلاع میں امن وامان کو بحال رکھنے کی غرض سے اگر کوئی افسر ایسی سخت سزا دینے پر مجبور ہوتا تو مہاراجہ اس میں دخل نہیں دیا کرتے



تھے۔ ان باتوں کے باوجود ملک میں ایک باقاعدہ و منظم حکومت تھی۔ جس سے لوگوں کو امن و امان حاصل تھا۔ مرکزی حکومت کا خوف مجرموں کو جرأت نہیں پکڑنے دیتا تھا۔ یہی مرکزی حکومت قانون کو جیسا بھی وہ تھا لوگوں پر نافذ کرتی تھی اور مفسدہ پرداز لوگوں کو قابو میں رکھتی تھی۔ زمین کی شخصی ملکیت۔ زمینداروں اور کاشتکاروں کے باہمی حقوق دیہاتی جماعتوں کی متحدہ حیثیت سب حکومت کے نزدیک تسلیم شدہ تھے مختصر یہ کہ علاقہ کے رسم و رواج کو بھی مقدموں کو فیصل کرتے وقت بہت ملحوظ رکھا جاتا تھا۔ مہاراجہ کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ جس طرح بھی ہو امن و امان کو قائم رکھا جائے اور اس لئے انہوں نے خود لوگوں پر ہی چھوڑ رکھا تھا کہ جس طرح چاہیں اپنے مقدمے خود آپس میں فیصلہ کر لیا کریں۔ مشرقی خودمختار حکمرانوں کی طرح انہوں نے محکمہ عدالت کو گورنمنٹ کی علیحدہ شاخ کبھی نہیں سمجھا تھا اور وہ "جوڈیشری" (محکمہ عدالت) کو ایک مقصد کے حصول کے لئے بطور ایک آلہ کے استعمال کرتے تھے اور وہ مقصد یہ تھا کہ اندرون ملک میں امن قائم رہے اور بیرون ملک سے خالصہ کو کسی قسم کا خطرہ نہ ہو تمام نقائص کے باوجود ملک میں ایک مضبوط حکومت قائم تھی لیکن جونہی شیر پنجاب اس زندگی کے دن ختم کر کے دوسرے عالم کو سدھارے ملک میں پھر بد امنی و بد انتظامی کا دور دورہ ہو گیا۔

نوٹ۔ انگریزی عملداری میں "عدالت گستری" کی تاریخ دوسرے مضمون میں دی جائیگی۔

اعلان

رومن اردو ڈیلی لائٹ یعنی روزانہ تلاوت کی کتاب اب نارتھ انڈیا کرسچن ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد سے مل سکتی ہے۔

قیمت حسب ذیل ہے:- کلاتھ بورڈ عہ
کلاتھ گلٹ چمڑا ۱ے

مضمون نگاروں سے التماس

مضمون نگاران نور افشاں کی قلمی امداد کے لئے اظہار شکر گذاری کے بعد ان سے التماس ہے کہ ہمیشہ مضمون کے خاتمہ پر اپنا اسم گرامی اور پورا پتہ صاف صاف تحریر فرمایا کریں تاکہ اگر نفس مضمون یا بعض الفاظ و فقرات کے باب میں خط و کتابت کی ضرورت پیش آئے تو آسانی ہو۔

بعض اصحاب مضمون بھیجتے وقت یہ بھی ارشاد فرما دیتے ہیں کہ اگر یہ مضمون شائع نہ ہو سکے تو واپس بھیج دیا جائے لیکن اپنا پتہ تحریر نہیں فرماتے۔ ایسی حالت میں ان کے حکم کی تعمیل نہیں ہو سکتی۔

ابھی ایک صاحب کا مضمون پہنچا ہے۔ نہایت بری طرح پنسل سے لکھا ہے۔ کوئی لفظ پڑھا جاتا ہے اور کوئی نہیں پڑھا جاتا۔ خدا جانے مضمون نگار صاحب نے کیا سوچا اور کیا لکھا۔ ان کا اسم شریف اور پتہ ہر دو ندارد۔ انہوں نے کچھ اپنا وقت خرچ کیا اور کم سے کم ایک آنہ محصول ڈاک میں دیا لیکن سب کچھ بے سود۔ نہ ایسے مضامین کی اصلاح و اشاعت ہو سکتی ہے اور نہ بے پتہ مضمون نگار صاحب سے کچھ عرض کر سکتے ہیں۔ جو کام آدمی کرے بہتر ہے کہ اچھی طرح سے کرے۔

سرکاری اطلاع

ملاپ مطبوعہ ۱۶ اگست ۱۹۲۷ء میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شاہکوٹ ضلع شیخوپورہ میں دسویں اگست کو ہندو مسلم فساد ہوا جس میں تین شخص قتل اور پندرہ زخمی ہوئے۔ یہ خبر بالکل غلط ہے اس قسم کا کوئی فساد وقوع میں نہیں آیا۔

مظفر خاں
ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب

غزل

مسیحا تھام لے مجھکو مجھے تیرا سہارا ہے
کہ ہے یہ بحر طوفانی نہیں دکھتا کنارا ہے
سمندر ہے گناہوں کا نہیں ہے ناخدا اس کا
گذرنے کے لئے اس سے فقط تو ہی سہارا ہے
مجھے کیا کام تجھ سے دور ہو شیطاں لعیں مجھ سے
کہ مجھ کو واسطے بخشش کے عیسیٰ نے پکارا ہے
مقابل ہو کے رو شیطان سے تجھ کو فتح ہو گی
تیری امداد کو عیسیٰ نے ہاتھ اپنا ابھارا ہے
تجھے ہے درد عصیاں گر چلا آ پاس عیسیٰ کے
شفا دینے کو کافی آک فقط اس کا اشارا ہے
چلے آؤ تھکے ماندہ گناہوں سے دبے جو ہو
تمہیں اب گود میں لینے کو ہاتھ اس نے پسارا ہے
مسیحا کی کھنچی تصویر ہے دل پر مرے جب سے
میں شیدائی ہوں اسکا وہ میری آنکھوں کا تارا ہے
عزیز و خویش سب چھوڑے میں الفت اس جہانگی بھی
جو ہم نے چھوڑ دی ہیں ہیچ کسی کا کیا اجارا ہے
نہ کچھ کام دنیا سے نہ ڈر شیطان سے صابر
مسیحا کا تو بندہ ہے وہی شافع ہمارا ہے

ایم۔ آر۔ جیمس صابر

چھوت چھات کی جہالت

بھائی پرمانند جی لکھتے ہیں

میں نے بھی دنیا کے بہت سے ملک دیکھے ہیں کسی ملک یا قوم میں ایسی جہالت اور تاریکی نہیں دیکھی جو کہ اس دیش میں ہندو سماج کے اندر پائی جاتی ہے باہر کا کوئی آدمی یہ نہیں سمجھ سکتا کہ کسی آدمی کے چھو جانے سے یا کسی دوسرے آدمی کے ہاتھ کی بنی ہوئی ہونے سے کوئی چیز کیسے بگڑ جاتی ہے اور استعمال کے ناقابل ہو جاتی ہے۔

(الفضل)

اشتہار کتب

حقیقی دوست - یہ پادری ایل - بیون جونس صاحب کی انگریزی تالیف بنام "دی میٹ فرینڈ" کا اُردو ترجمہ آج ہی طبع ہو کر آیا ہے - جس قدر یہ کتاب انگریزی زبان میں مقبول عام ہوئی اسی قدر اس کے اُردو ترجمہ کی ہر طرف سے مانگ زوروں پر ہے - خداوند یسوع مسیح کی زندگی کا یہ مسلسل احوال جو چاروں اناجیل پر مبنی ہے اپنی قسم کا واحد رسالہ ہے اور ضخامت کے لحاظ سے بیحد ارزاں یعنی حجم صفحہ ۱۰۹ اور قیمت صرف ایک روپیہ -

شکست میں فتح - ازمسز کے خیراللہ صاحبہ - یعنی پہلی تین صدیوں کے مسیحی شہیدوں کے حالات جو مسیحی لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے نہایت ہی مفید ہیں - یہ حالات اخبار نور افشاں میں کئی ماہ تک شائع ہوتے رہے اور ایک متمول اور مخیر خاتون نے اس کی کئی سو جلدیں خرید لی ہیں - سرورق رنگین اور منقش صفحہ ۱۰۰ - ۲ /

محمد صاحب ازروئے اسلام - از پادری ڈبلیو گولڈ سیک صاحب - یہ آنحضرت کا زندگی نامہ اہل اسلام کی اپنی کتابوں سے اخذ کر کے تیار کیا گیا ہے اس لئے بہت ہی معتبر ہے - کئی مقامات مقدسہ کے نقشے بھی شامل ہیں صفحہ ۱۰۴ - ۸ /

چراغ کلام - یہ تلاوت کلام اللہ کی مشہور و معروف کتاب ہے جس میں ۳۶۵ دنوں کے لئے روزانہ صبح و شام کے ورد مندرج ہیں - بلفظ ۵/ اور کپڑا ۱۲/

راحت افزا - قاضی خیراللہ صاحب کی عبادتی اور ٹمپرنس نظموں، گیتوں اور بھجنوں کا مجموعہ صفحہ ۴۲ - ۱/

عالمگیر مذہب - مصنفہ خواجہ صاحب - اس رسالہ میں کئی مذاہب کا مقابلہ کر کے ثابت کیا ہے کہ مسیحی دین ہی تمام دنیا، تمام زمانوں اور تمام حالات کے لئے کار آمد اور مفید ہو سکتا ہے - صفحہ ۳۶ - ۳ /

دُر حکمت - مصنفہ سادھو سندر سنگھ مجلد ۴ /

سیکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور

یوئنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصۂ دراز سے جاری ہے - جس نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اس کی مدد کرتی ہیں - اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے -

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے - کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے - متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے - کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے -

نئے انتظام کے مطابق چالیس فیصدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں -

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز - کرسی - الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے - اس کے علاوہ جرنشا ۱۰ سے ۱۵ تک اور گرو کونڈل ۲۰ سے ۵۰ تک مل سکتا ہے -

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں -

ضرورت

۱/۲

ایک سند یافتہ اور تجربہ کار زنانہ کمپونڈر کی شیخوپورہ زنانہ ہسپتال کے لئے ضرورت ہے تنخواہ مبلغ چالیس روپیہ ماہوار اور رہنے کو مکان مفت - تمام درخواستیں مع نقول اسناد بنام لیڈی ڈاکٹر زنانہ ہسپتال قلعہ شیخوپورہ ارسال کریں - اور اپنا نام و پتہ وغیرہ خوب صاف صاف لکھیں -

براہینِ نیّرہ

۱/۱۲

یہ رسالہ اہل اسلام کے دعوئے تحریف بائبل کا نہایت ہی عالمانہ و محققانہ جواب ہے - جس میں ایسی لا تعداد ادلہ و لاجواب براہین قاطعہ سے الزام تحریف بائبل کا کامل طور سے استیصال کر دیا گیا ہے اور مسلمانوں کی تمام غلط فہمیوں اور نکتے اوہام باطلہ اور الزامات خود ساختہ کی قابل دید تردید کی گئی ہے - اگر آپ مسیحی مبشر اور پادری ہیں اور مسلمانوں سے عموماً مذہبی گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہے تو نہ صرف اس خود عدیم النظیر رسالہ کو مطالعہ فرمائیں بلکہ اس کی متعدد جلدیں خرید کر اپنے تمام رفقاء کو بھی اس نہایت ضروری ہتھیار سے مسلح کر دیں جو کہ آپ صاحبان کی عین موقع پر کامل دستگیری کریگا - کتابت، طباعت دیدہ زیب - کاغذ سفید چکنا قیمت ۱۲ - مع محصولڈاک ہے - بہت جلدی کیجئے ورنہ ختم ہونے پر کوئی ایک جلد آپ کو کسی قیمت پر دستیاب نہ ہو سکیگی -

مکافات عمل شہنشاہ روم نیرو کے عہد سلطنت کی پُر درد اور دل ہلا دینے والی داستان بطرز ناول - عبارت کی شستگی، محاورات کی نگینی، مضمون کی دلچسپی، طرز ادا اور محاکات کی خوبی قابل دید - ایک بار پڑھ لینے سے اگر آپکی زبان پر یوں چٹخارے نہ رہے تو ہمارا ذمہ - قیمت فی جلد ۱۲ محصولڈاک ۲ /

ملنے کا پتہ - ڈاکٹر مولوی حشمت اللہ ایچ - بی - ایل - ایل ایچ ایم - بی قصور کوٹ پیر والہ - ضلع لاہور پنجاب -

ضرورت

۱/۲

ڈفرن ہسپتال کوئٹہ کے سٹاف میں اضافہ ہونے کے سبب سے فوراً دو ٹرینڈ نرسوں کی ضرورت ہے جو مڈ وائف کی بھی سند یافتہ ہوں - تنخواہ مبلغ ساٹھ روپیہ ماہوار مع وردی اور دھوبی اور رہنے کو مکان با سامان مفت -

اس کے علاوہ فورٹ سنڈیمان کے لئے ایک ٹرینڈ نرس یا نرس دائی کی ضرورت ہے - تنخواہ مبلغ پچاس روپیہ ماہوار -

تمام درخواستیں معہ نقول اسناد بنام لیڈی ڈاکٹر انچارج ڈفرن ہسپتال کوئٹہ بھیجئے -

پادری ایچ - ای وائلی صاحب ایس - ٹی - ایم مینیجر نور افشاں ایمپریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا +